شرحِ بخاری میں حافظ ابن حجر عسقلانی، علامہ عینی اور علامہ غلام رسول سعیدی کا اسلوب و منہج (تقابلی مطالعہ)

The Style and Manner of Hafiz Ibn Hajr Asqalani, Allama Al- Aaini and Allama Ghulam Rasool Saeedi in the interpretation of Bukhari (A Comparative Study)

Hafiz Muhammad Kashif
PhD Scholar Department of Usool ul Deen, University of Karachi
Email: 786kashif2015@gmail.com

Dr Muhammad Atif Aslam Rao
Assistant Professor Department of Islamic Learning
University of Karachi
Email: dratifrao@uok.educate.pk

Abstract

Imam Abu Abdullah Muhammad bin Ismail al-Bukhari, who passed away in 256 AH, compiled a collection of Sahih Asnaads (authentic chains of narration) of Hazrat Muhammad (peace be upon him), titled "Al-Jami' Al- Sahih .This book holds significant importance within the Muslim community, and many scholars have written interpretations of it,It is said "The ink pretation of The "Sahih Bukhari" is a debt on the whole Ummah ". This debt was paid appropsiattely from the different schoation of Islamic jurisprudence.Hafiz Ibn-e-Hajar Asqalani represented the Shafiyyah school, Allama Aini represented the Hanafi school and in the present age, Allama Ghulam Rasool Saeedi from Hanfia school contributed significantly to fulfill this debt with great grace.In this research paper, the focus is on four interpretations of Sahih Bukhari: namely,Fath al-Bari Sharh Sahih Al-Bukhari by Ibn-e-Hajar al-Asqalani,Umdat al-Qari Sharh Sahih Al-Bukhari by Allama Aini, and Nimat-ul-Bari/Niam-ul-Bari Sharh Sahih Al-Bukhari by Allama Ghulam Rasool Saeedi.Each commentary serves a unique purpose Hafiz Ibn-e-Hajar Asqalani focuses on the benefits and points of Hadith, Allama Aini's concentrats on dictionary knowledge, meanings, Bayan, and Badi. But, Allama Ghulam Rasool Saeedi's commentary stands out for its comprehensive approach, incorporating special and general references and countless features and in beneficial to a scholor or a result, whether one is a scholar or a layman alike.

Keywords: Hadith, Interpretation of Bukhari, Hafiz Ibn Hajr Asqalani, Allama Badar –ul-Din Al-Aaini, Allama Ghulam Rasool Saeedi

حافظ ابنِ حجر عسقلانی اور فتح الباری:

شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی محمد بن علی بن احمد کنانی عسقلانی شافعی المعروف ابنِ حجر۔ آپ کے مشہور

القاب امام، حافظ شہاب الدین، حافظ الاسلام اور خاتم الحفاظ ہیں۔ (1)

آپ کی کتاب "فتح الباری شرح صحیح البخاری" صحیح بخاری کی شروح میں مشہور و معروف ہے۔ آپ نے 813ھ تا 842ھ انتیس (29) سال کا عرصہ اسی کتاب کو لکھنے پر صَرف کیا اور کل سترہ (17) جلدوں میں یہ عظیم شرح پایہ تکمیل کو پہنچی۔ علاوہ ازیں (10) دس فصول پر مشتمل دو اجزاء میں ایک ضخیم جلد مقدمہ پر مشتمل ہے۔ بہت سی خوبیوں سے بھرپور اسی عظیم الشان شرحِ بخاری کو تلقی بالقبول حاصل ہوئی، عام و خاص نے پذیرائی بخشی۔ دارالمعرفہ بیروت نے اسے تخریج شدہ چودہ (14) جلدوں میں مع مقدمہ شائع کر دیا ہے۔

علامہ عینی اور عمدۃ القاری:

بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود حلبی ثم قاہری عینی حنفی۔ آپ کے مشہور القاب الامام، العلامۃ الکبیر، الحافظ، البارع، شیخ حفاظ عصرہ، الفقیہ، الناقد، عالم البلاد المصریہ، اور قاضی القضاۃ ہیں۔ (2)

علامہ بدر الدین عینی نے یہ کتاب رجب 821ھ کے اواخر میں شروع فرمائی اور چھبیس (26) سال کے عرصہ میں 25 جمادی الاولیٰ 847ھ کو یہ شرح پایہ تکمیل کو پہنچی۔

جب کہا گیا کہ شرح کتاب البخاری دین علی الأمة یعنون أن أحدا من علماء الأمة لم یوف ما یجب له من شرح بهذا الاعتبار یعنی بخاری کی کتاب کی شرح اس امت پر قرض ہے اور علماء امت میں سے کسی ایک نے بھی اس اعتبار سے امت پر واجب حق کو ادا نہیں کیا، تو کشف الظنون میں حاجی خلیفہ نے لکھا:

أقول ولعل ذلك الدين قضى بشرح المحقق: ابن حجر، والقسطلانی، والعینی بعد ذلك۔ (3)

ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ شاید اس کے بعد یہ دَین حافظ ابن حجر عسقلانی، امام شہاب الدین قسطلانی اور امام بدر الدین عینی کی شرح کے ذریعے ادا ہو گیا۔

علامہ غلام رسول سعیدی اور نعمۃ الباری / نعم الباری فی شرح صحیح البخاری:

فقیہ العصر، سعید ملت، محدث کبیر، مفسر شہیر علامہ غلام رسول سعیدی کے والد سید محمد منیر دہلوی نے آپ کا نام پہلے "احمد منیر" رکھا پھر بدل کر "شمس الزماں نجمی" رکھ دیا۔ بعد ازاں بعمر اکیس (21) سال علامہ موصوف نے اپنے آقا و مولا رسول اللہ ﷺ سے اظہار محبت کیلئے خود اپنا نام تبدیل کر کے "غلام رسول" رکھ لیا۔ اللہ رب العزت کو اپنے

بندے کی یہ محبت بھری ادا پسند آئی اور آپ کو غلامیٔ رسول کی برکت سے در حقیقت شمس الزمان نجمی بنا دیا۔ یوں آپ زمانے کو منور کرنے والے سورج اور ستارے "علامہ غلام رسول سعیدیؒ" ہو گئے۔

"نعمۃ الباری / نعم الباری فی شرح صحیح البخاری" آپ کی تالیفات میں سب سے ضخیم رشحہ قلم ہے۔ اس کتاب کی اولاً "نعمۃ الباری" کے نام سے سات (7) جلدیں فرید بک سٹال سے شائع ہوئیں اور بقیہ نو (9) جلدیں ضیاء القرآن پبلی کیشنز سے "نعم الباری" کے نام سے شائع کی گئیں۔ علامہ سعیدی نے یہ کتاب 2006ء سے 2014ء تک 8 سال کے عرصہ میں مکمل کی۔

فتح الباری، عمدۃ القاری اور نعمۃ الباری / نعم الباری کا تقابل

رجالِ حدیث پہ کلام:

حافظ ابنِ حجر عسقلانی حدیث کی فنی حیثیت اور رجال پر کلام کرتے ہیں۔ مثلاً باب قوله دعاؤكم إيمانكم میں لکھتے ہیں:

قوله حنظلة بن أبي سفيان هو قرشي مكي من ذرية صفوان بن أمية الجمحي وعكرمة بن خالد هو بن سعيد بن العاص بن هشام بن المغيرة المخزومي وهو ثقة متفق عليه وفي طبقته عكرمة بن خالد بن سلمة بن هشام بن المغيرة المخزومي وهو ضعيف ولم يخرج له البخاري۔ (4)

نیز اسی حدیث پر کلام کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

أخرجه أصحاب السنن بسند جيد۔ (5)

علامہ بدرالدین عینی حدیث کے رجال پر علیحدہ علیحدہ گفتگو کرتے ہیں اور آپ کا اسلوب عمدہ ہے۔ جیسے ایک حدیث کے تحت فرمایا:

(بيان رجاله): وهم ستة. الأول: أحمد بن يونس---الثاني: موسى بن إسماعيل المنقري، بكسر الميم---الثالث: إبراهيم بن سعد سبط عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه---الرابع: محمد بن مسلم بن شهاب الزهري---الخامس: سعيد بن المسيب---السادس: أبو هريرة عبد الرحمن بن صخر، رضي الله عنه۔ (6)

علامہ غلام رسول سعیدی بھی سند کے رجال کا تفصیلی تعارف ذکر کرتے ہیں۔ جیسا کہ باب حلاوۃ الایمان کی پہلی

حدیث (بخاری:19) کے تحت رقم طراز ہیں:

(۱) محمد بن المثنیٰ بن عبید بن قیس البصری۔ (۲) عبد الوہاب بن عبد المجید بن الصلت الثقفی البصری۔ (۳) ایوب بن ابی تمیمہ کیسان السختیانی البصری۔ (۴) ابو قلابہ عبد اللہ بن زید بن عمرو البصری کا تفصیلی تعارف پیش کیا ہے اور (۵) حضرت انس بن مالک کا تعارف اس جگہ اختصاراً جب کہ ما قبل میں تفصیلاً کیا ہے۔[7]

مشکل الفاظ کے معانی کا بیان:

حافظ ابن حجر عسقلانی مشکل الفاظ کے معانی بتاتے ہیں۔ مثلاً

قوله الحبة بكسر أوله قال أبو حنيفة الدينوري الحبة جمع بزور النبات واحدتها حبة بالفتح وأما الحب فهو الحنطة والشعير واحدتها حبة بالفتح[8]

علامہ بدر الدین عینی لغوی معانی بیان کرتے ہیں۔ جیسے فرمایا:

قوله: (أفضل) أي: الأكثر ثواباً عند الله، وهو أفعل التفضيل من فضل يفضل، من باب: دخل يدخل، ويقال: فضل يفضل من باب: سمع يسمع، حكاها ابن السكيت، وفيه لغة ثالثة: فضل بالكسر، يفضل بالضم، وهي مركبة شاذة لا نظير لها. قال سيبويه: هذا عند أصحابنا إنما يجيء على لغتين، قال: وكذلك: نعم ينعم، ومت تموت، ودمت تدوم، وكدت تكاد. وفي (العباب): فضلته فضلا أي: غلبته بالفضل، وفضل منه شيء، والفضل والفضيلة خلاف النقص والنقيصة. قوله: (الجهاد) مصدر جاهد في سبيل الله مجاهدة وجهادا، وهو من الجهد بالفتح، وهو المشقة وهو القتال مع الكفار لإعلاء كلمة الله، والسبيل: الطريق، يذكر ويؤنث.

قوله: (حج مبرور) الحج في اللغة: القصد، وأصله من قولك: حججت فلاناً أحجه حجاً إذا عدت إليه مرة بعد اخرى، فقيل: حج البيت، لأن الناس يأتونه في كل سنة. قاله الأزهري. وفي (العباب): رجل محجوج أي: مقصود، وقد حج بنو فلان فلاناً إذا اطالوا الاختلاف إليه قال المخبل السعدي: (واشهد من عوف حلولا كثيرة ... يحجون سب الزبرقان المزعفرا)۔[9]

علامہ غلام رسول سعیدی بھی مشکل الفاظ کے معانی ذکر کرتے ہیں۔ جیسے صفحہ 688 پر باب ابوال الابل والدواب والغنم ومرابضها کے تحت حدیث پاک کی تشریح میں دار البرید اور سرقین کا معنیٰ بیان

کیا ہے۔[10]

عنوانِ باب سے مناسبت کا بیان:

حافظ ابن حجر عسقلانی حدیث اور باب میں مناسبت ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً

(باب حب الرسول)۔۔۔والمراد سیدنا رسول اللہ ﷺ بقرینة قوله حتى أكون أحب وإن كانت محبة جميع الرسل من الإيمان لكن الأحبية مختصة بسيدنا رسول الله ﷺ۔[11]

علامہ عینی حدیث پاک کی ترجمۃ الباب سے مناسبت اور اس سے متعلق اقوال ائمہ ذکر کرتے ہیں جیسا کہ کتاب الایمان کے باب من قال: إن الإيمان هو العمل لقول الله تعالى وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ کی پہلی حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

مطابقة هذا الحديث للترجمة ظاهرة. وهي اطلاق العمل على الإيمان. وقال ابن بطال: الآية حجة في أن العمل به ينال درجات الآخرة. وأن الإيمان قول وعمل، ويشهد له الحديث المذكور، وأراد به هذا الحديث. ثم قال: وهو مذهب جماعة أهل السنة. قال أبو عبيدة: وهو قول مالك والثوري والأوزاعي ومن بعدهم۔[12]

بیانِ مناسبت کے معاملہ میں علامہ عینی کا اسلوب سب سے خوب ہے وہ مختلف وجوہات سے مناسبت بیان کرتے ہیں۔ مثلاً

1. دو بابوں کے درمیان مناسبت بیان کرتے ہیں مثلاً کتاب الایمان کے باب من قال: إن الإيمان هو العمل لقول الله تعالى وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ کے تحت فرمایا:

   وجه المناسبة بين البابين من حيث إنه عقد الباب الأول للتنبيه على أن الأعمال من الإيمان ردا على المرجئة. وهذا الباب أيضا معقود لبيان أن الإيمان هو العمل، ردا عليهم۔[13]

2. آیت مبارکہ کی ترجمۃ الباب سے مناسبت بیان کرتے ہیں۔ مثلاً لکھتے ہیں:

   وجه مطابقة الآية للترجمة هو: أن الإيمان لما كان هو السبب لدخول العبد الجنة والله، عزوجل، أخبر بأن الجنة هي التي أورثوها بأعمالهم حيث قال: {بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ}۔[14]

علامہ غلام رسول سعیدی بھی مختلف وجوہات سے مناسبت بیان کرتے ہیں۔ جیسے نعمۃ الباری جلد 1 صفحہ 339 پر لکھتے ہیں:

اس حدیث کی باب کے عنوان کے ساتھ مطابقت بالکل واضح ہے کیونکہ اس حدیث میں وہی دعا مذکور ہے جو عنوان میں ہے۔[15] یہاں انہوں نے حدیث کی باب سے مناسبت بیان کی ہے۔

آپ نے کسی بھی حدیث سے متعلق امام بخاری کے ذکر کردہ عنوان کی وضاحت، لغوی و شرعی معنیٰ اور عنوان کی سابق عنوان سے مناسبت بیان کی ہے۔ جیسے باب کیف کان بدء الوحی کے تحت صفحہ 115 پر بدء الوحی کے الفاظ کی وضاحت پھر وحی کا لغوی معنیٰ صفحہ 116 پر شرعی معنیٰ اور نزول وحی کی اقسام بیان کی ہیں اور صفحہ 339 پر باب قول النبی ﷺ اللهم علمه الكتاب کے عنوان کی عنوان سابق سے یوں مناسبت بیان کرتے ہیں کہ

اس باب کی باب سابق کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ بابِ سابق میں حضرت ابن عباس کی حر بن قیس کے ساتھ علمی بحث کا ذکر تھا اور اس باب میں حضرت ابن عباس کیلئے رسول اللہ ﷺ کی اس دعا کا ذکر ہے جس کی طرف عنوان میں اشارہ کیا گیا ہے۔[16]

ترکیبِ نحوی پہ کلام:

حافظ ابنِ حجر عسقلانی نحوی ترکیب پر کلام کرتے ہیں۔ مثلاً

(قوله باب حب الرسول) اللام فيه للعهد۔۔۔(الخ)۔[17]

علامہ بدالدین عینی بھی جملہ کے ترکیبی احتمالات بیان کرتے ہیں۔ جیسے کتاب الایمان کے باب من قال: إن الإيمان هو العمل لقول الله تعالى وتلك الجنة التي أورثتموها بما كنتم تعلمون کی شرح میں لکھتے ہیں:

إن لفظ باب مضاف إلى ما بعده ولا يجوز غيره قطعا، وارتفاعه على أنه خبر مبتدأ محذوف أي: هذا باب من قال۔۔۔(الخ)۔[18]

ایک جگہ وجوہ اعراب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قوله: (سئل) جملة في محل الرفع لانها خبر: إن، والسائل هو: ابو ذر رضي الله عنه، وحديثه في العتق. قوله: (أي العمل)؟ كلام إضافي: مبتدأ وخبره: (أفضل) وأي، ههنا استفهامية، ولا تستعمل إلا مضافا إليه إلا في النداء والحكاية. يقال: جاءني

رجل، فتقول: أي: يا هذا، وجاءنى رجلان فتقول: أيان، ورجال فتقول: أيون. فإن قلت: (افضل) أفعل التفضيل ولا يستعمل إلا بأحد الأوجه الثلاثة، وهي: الإضافة، واللام، ومن، فلا يجوز أن يقال: زيد أفضل. قلت: إذا علم يجوز استعماله مجردا نحو: الله اكبر، أي: أكبر من كل شيء؟ ومنه قوله تعالى: {أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ}[19]؟ وسواء في ذلك كون أفعل خبرا كما في الآية، أو غير خبر كما في قوله تعالى: {يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى}[20] وقد يجرد: أفعل عن معنى التفضيل ويستعمل مجردا مؤولا باسم الفاعل، نحو قوله تعالى: {هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ}[21] وقد يؤول بالصفة كما في قوله تعالى: {وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ}[22] قوله: (قال) اى: النبى، عليه السلام. وقوله: (إيمان بالله) مرفوع على أنه خبر مبتدأ محذوف، أي: هو إيمان بالله، والتقدير: أفضل الاعمال الإيمان بالله. قوله: (ورسوله) بالجر تقديره: والإيمان برسوله. قوله: (قيل)، مجهول قال، وأصله: نقلت كسرة الواو إلى القاف بعد سلب حركتها، فصار: قول، بكسر القاف وسكون الواو، ثم قلبت الواو ياء لسكونها وانكسار ما قبلها، فصار: قيل، والقائل هو السائل في الاول. قوله: (ثم ماذا)، كلمة ثم للعطف مع الترتيب الذكرى، وما مبتدأ و: ذا، خبره، وكلمة: ما، استفهامية، و: ذا، اسم اشارة والمعنى: ثم أي شيء افضل بعد الإيمان بالله ورسوله؟ ويجوز أن تكون الجمل كلها استفهاما على الترتيب. قوله (الجهاد) مرفوع على أنه خبر مبتدأ محذوف أي هو الجهاد والتقدير: أفضل الأعمال بعد الإيمان بالله ورسوله الجهاد، وكذلك الكلام في إعراب قوله: (ثم ماذا؟ قال: حج مبرور)۔[23]

اختلافِ فقہاء کا بیان اور اپنے فقہی مسلک کی تائید:

حافظ ابنِ حجر عسقلانی اختلاف فقہاء بیان کر کے مسلک شافعیہ کی تائید کرتے ہیں۔ مثلاً باب لا تقبل صلاة بغير طهور میں تین (3) مرتبہ سے زائد وضو کرنے سے متعلق لکھتے ہیں:

وقال أحمد وإسحاق وغيرهما لا تجوز الزيادة على الثلاث وقال بن المبارك لا آمن أن يأثم وقال الشافعي لا أحب أن يزيد المتوضئ على ثلاث فإن زاد لم أكرهه أي لم أحرمه لأن قوله لا أحب يقتضي الكراهة وهذا الأصح عند الشافعية أنه مكروه كراهة تنزيه وحكى الدارمي منهم عن قوم أن الزيادة على الثلاث تبطل الوضوء

كالزيادة في الصلاة وهو قياس فاسد۔[24]

علامہ بدر الدین عینی عمدۃ القاری میں ائمہ ثلاثہ کا فقہی اختلاف اور مسلک حنفیہ کی ترجیح دلائل کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا:

(استنباط الأحكام) وهو على وجوه الأول احتجت الأئمة الثلاثة به في وجوب النية في الوضوء والغسل فقالوا التقدير فيه صحة الأعمال بالنيات والألف واللام فيه لاستغراق الجنس فيدخل فيه جميع الأعمال من الصوم والصلاة والزكاة والحج والوضوء وغير ذلك مما يطلب فيه النية عملا بالعموم ويدخل فيه أيضا الطلاق والعتاق لأن النية إذا قارنت الكناية كانت كالصريح۔۔۔(الخ)۔[25]

علامہ غلام رسول سعیدی نے استنباط مسائل کے ضمن میں مذاہب اربعہ مع دلائل، مذہب حنفیہ کی تائید بالدلائل اور مذہب حنفیہ پر ابن بطال مالکی، ابن قدام حنبلی اور ابن حجر عسقلانی شافعی کے اعتراضات کے مستحکم جوابات دیئے ہیں۔ جیسے نعمۃ الباری جلد 4 صفحہ 710 پر بیع غرر کے تحت اختلاف ائمہ میں شرح ابن بطال کے حوالہ سے مسلک مالکیہ کی وضاحت بالدلائل کی ہے اور اسی جلد 4 کے صفحہ 151 پر باب من قلد القلائد بیدہ کے تحت علامہ عینی کی تحقیق سے اختلاف کیا ہے اور ابن حجر عسقلانی کے مؤقف کی تائید کی ہے۔ جبکہ علامہ خطابی نے جو قلادہ ڈالنے پر احرام کے وجوب کا قول احناف کی طرف غلط منسوب کیا ہے، اس پر گرفت بھی کی ہے اور آخر میں دیگر ائمہ کے مذاہب ذکر کیے ہیں، نیز ملاحظہ فرمائیں کہ جلد 4 صفحہ 758 پر تازہ پھل کی خشک پھل سے بیع پر ابن بطال اور ابن حجر عسقلانی کے امام ابو حنیفہ پر کئے گئے اعتراضات، پھر امام ابو حنیفہ کی طرف سے ان کے جوابات تحریر کیے ہیں۔[26]

فوائدِ حدیث کا بیان:

حافظ ابنِ حجر عسقلانی فوائد حدیث شاذ و نادر ذکر کرتے ہیں۔

علامہ عینی عمدۃ القاری میں فوائد حدیث باہتمام خاص ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً

بيان استنباط الفوائد منها: الدلالة على نيل الدرجات بالأعمال. ومنها: الدلالة على أن الإيمان قول وعمل. ومنها: الدلالة على أن الأفضل بعد الإيمان الجهاد، وبعده الحج المبرور۔[27]

علامہ غلام رسول سعیدی نے اپنی شرح میں حدیث سے ثابت ہونے والے خصوصی فوائد و مسائل علیحدہ ذکر کیے

ہیں۔ جیسے صفحہ 490 پر باب الحیاء فی العلم کی حدیث کے 4 فوائد و مسائل ذکر کیے ہیں۔[28]

آیات قرآنیہ سے متعلق اقوالِ مفسرین:

حافظ ابنِ حجر عسقلانی نے اقوالِ مفسرین بیان کرنے کی طرف توجہ نہیں کی۔

علامہ عینی آیت کریمہ کی تفسیر اور اقوالِ مفسرین ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً

(بيان التفسير) هذه الآية الكريمة في سورة النساء وسبب نزول الآية وما قبلها أن اليهود قالوا للنبي صلى الله عليه وسلم إن كنت نبيا فأتنا بكتاب جملة من السماء كما أتى به موسى عليه السلام فأنزل الله تعالى {يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ}[29] الآيات فأعلم الله تعالى أنه نبي يوحى إليه كما يوحى إليهم وأن أمره كأمرهم۔[30]

علامہ غلام رسول سعیدی بھی عنوان باب میں مذکور آیات مبارکہ کی تفسیر معتمد کتب تفسیر سے باحوالہ ذکر کرتے ہیں۔ جیسے باب کیف کان بدء الوحی کے تحت صفحہ 117 پر آیت مبارکہ إِنَّآ أَوۡحَيۡنَآ إِلَيۡكَ كَمَآ أَوۡحَيۡنَآ إِلَىٰ نُوحٖ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ مِنۢ بَعۡدِهِۦ[31] کے بارے اقوالِ مفسرین ذکر کئے ہیں۔[32]

تخریج احادیث:

حافظ ابنِ حجر عسقلانی نے احادیث کی تخریج نہیں فرمائی۔

علامہ عینی اپنی شرح میں احادیث بخاری کی تخریج فرماتے ہیں اور امام بخاری کے علاوہ اگر کسی محدث نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے تو بیان کرتے ہیں۔ جیسے

أخرجه مسلم أيضا في كتاب الإيمان، وأخرجه النسائي أيضا نحوه. وفي رواية للنسائي: (أي الأعمال أفضل؟ قال: الإيمان بالله ورسوله) ولم يزد وأخرجه الترمذي ايضا ولفظه: (قال: سئل رسول الله ﷺ: أي الأعمال خير؟ وذكر الحديث وفيه قال: (الجهاد سنام العمل)۔[33]

علامہ غلام رسول سعیدی نے نعمۃ الباری میں تمام احادیث تخریج کے ساتھ بیان کرنے کے بعد احادیث مؤیدہ بھی ہر حدیث کے ساتھ باحوالہ ذکر کی ہیں نیز تشریح حدیث میں مذکورہ احادیث بھی باحوالہ ہیں، البتہ بقدر ضرورت الفاظ حدیث کا اختلاف بھی باحوالہ ذکر کیا ہے۔ جیسے صفحہ 192 پر باب حب الرسول ﷺ من الایمان کی دونوں احادیث کی تخریج اور ان کی مؤید احادیث کی تخریج باحوالہ ذکر کی ہے۔

صحیح مسلم 44، نسائی 5030، ابن ماجہ 67، مسند ابو عوانہ جلد 1 صفحہ 33، دارمی 2741، مسند ابی یعلیٰ

3049، صحیح ابن حبان 179، شعیب الایمان 1374، شرح السنۃ 22، المعجم الاوسط 2854، مسند احمد جلد 3 صفحہ 177 طبع قدیم، مسند احمد 12814 جلد 20 صفحہ 202، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت۔

اور اسی حدیث کی تشریح میں آخری پیراگراف میں سنن ابی داود کی حدیث 4361 اور المعجم الکبیر کی حدیث جلد 17 صفحہ 64 باحوالہ ذکر کی ہے[34] نیز تعلیقات بخاری کی اصل احادیث، جلد، صفحہ یا حدیث نمبر کے اعتبار سے باحوالہ بیان کی ہیں اور کہیں مفصلاً اور کہیں مختصر تشریح کی ہے۔ جیسے باب استعمال فضل وضوء الناس کے تحت صفحہ 619 پر لکھتے ہیں:

"باب مذکور کی تعلیق کی حدیث متصل" پھر اس میں حدیث بخاری:4328 اور حدیث مسلم:2497 درج کی ہے۔[35]

سوالات کے جوابات:

حافظ ابن حجر عسقلانی، علامہ عینی اور علامہ غلام رسول سعیدی سوالاتِ واردہ کے جوابات دیتے ہیں اور ان میں بھی علامہ عینی کا اسلوب عمدہ ہے کیونکہ وہ اس کیلئے باقاعدہ عنوان قائم کرتے ہیں۔ مثلاً:

(الأسئلة والأجوبة) الأول ما قيل ما فائدة قوله وإنما لكل امرىء ما نوى بعد قوله إنما الأعمال بالنيات وأجيب عنه من وجوه الأول ما قاله النووي۔۔۔(الخ)۔[36]

فتح الباری میں حافظ ابنِ حجر عسقلانی کا امتیازی اسلوب و منہج:

متعارض احادیث میں تطبیق بیان کرتے ہیں، تکرار والی احادیث میں اگر باب پر حدیث کی دلالت صراحۃً ہو جائے تو مفصل شرح کر دیتے ہیں اور اگر دلالت ضمناً اور بالتبع ہو تو اجمالاً ذکر کر کے آگے گزر جاتے ہیں۔

عمدۃ القاری میں علامہ بدرالدین عینی کا امتیازی اسلوب و منہج:

علامہ بدرالدین عینی اپنی کتاب عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں علم معانی کی وجوہات بیان کرتے ہیں، لکھتے ہیں:

فيه حذف المبتدأ في ثلاث مواضع الذي هو المسند إليه لكونه معلوما إحترازا عن العبث، وفيه تنكير الإيمان والحج وتعريف الجهاد. وذلك لأن الايمان والحج لا يتكرر وجوبهما بخلاف الجهاد فإنه قد يتكرر، فالتنوين للإفراد الشخصي، والتعريف للكمال، إذ الجهاد لو أتى به مرة مع الاحتياج إلى التكرار لما كان أفضل۔[37]

علم بیان کے محاسن ذکر کرتے ہیں۔ جیسے کتاب بدء الوحی کی حدیث کی شرح میں ہے:

(بيان البيان) الكاف في قوله {كما أوحينا} للتشبيه وهي الكاف الجارة والتشبيه هو الدلالة على مشاركة أمر لأمر في وصف من أوصاف أحدهما في نفسه كالشجاعة في الأسد والنور في الشمس والمشبه ههنا الوحي إلى محمد ﷺ والمشبه به الوحي إلى نوح والنبيين من بعده ووجه التشبيه هو كونه وحي رسالة لا وحي إلهام لأن الوحي ينقسم على وجوه والمعنى أوحينا إليك وحي رسالة كما أوحينا إلى الأنبياء عليهم السلام وحي رسالة لا وحي إلهام۔[38]

علم صرف کے فوائد بیان کرتے ہیں جیسے اسی باب کے تحت لکھتے ہیں۔

(بيان الصرف) كيف لا يتصرف لأنه جامد والبدء مصدر من بدأت الشيء كما مر والوحي كذلك من وحيت إليه وحيا وههنا اسم فافهم ومصدر أوحي إيحاء والرسول صفة مشبهة يقال أرسلت فلانا في رسالة فهو مرسل ورسول وهذه صيغة يستوي فيها الواحد والجمع والمذكر والمؤنث۔[39]

نعمۃ الباری / نعم الباری میں علامہ غلام رسول سعیدی کا امتیازی اسلوب و منہج:

سند حدیث کا ترجمہ کیا گیا ہے جو کہ عموماً کتب حدیث میں نہیں کیا جاتا۔ جیسے باب حلاوۃ الایمان کی پہلی حدیث (حدیث بخاری:19) کی سند کا ترجمہ کیا ہے:

امام بخاری روایت کرتے ہیں کہ محمد بن المثنیٰ نے کہا ہمیں عبد الوہاب الثقفی نے حدیث بیان کی ،انہوں نے کہا ہمیں ایوب نے از ابی قلابہ از حضرت انس رضی اللہ عنہ حدیث بیان کی کہ۔۔۔[40]

صحیح بخاری میں مذکور اصطلاحاتِ حدیث جیسا کہ مناولہ ومتابع کی سہل انداز سے وضاحت کی ہے۔ جیسے جلد 1 صفحہ 142 پر متابعت تامہ اور متابعت قاصرہ کی تعریفات اور متابع وشاہد کا فرق مع امثلہ مذکور ہے۔[41]

شرح صحیح مسلم میں بعض مقامات پر تفصیلی اور بعض مقامات پر از حد اختصار ہے لیکن مصنف نے نعمۃ الباری میں توازن قائم رکھا ہے، علمی اور اصطلاحی لہجہ اختیار کرنے کی بجائے عوام وخواص کے فائدہ کے لیے عام فہم تحریر کی ہے، جو احادیث شرح صحیح مسلم میں آچکی تھیں ان کا حوالہ اور تبیان القرآن میں جو بحث ذکر کر چکے اس کا حوالہ بھی مکمل تخریج کے ساتھ دیا ہے۔ جیسے باب من اشعر وقلد بذی الحلیفۃ ثم احرم کی شرح میں جلد 4 صفحہ 150 پر لکھتے ہیں:

باب مذکور کی حدیث شرح صحیح مسلم:3090، جلد3 صفحہ 569 پر مذکور ہے اس کی شرح کے عنوان یہ ہیں:

(۱) مسئلہ اشعار میں امام ابو حنیفہ پر مخالفین کے اعتراضات اور ان کے جوابات۔ (۲) صرف ہدی روانہ کرنے پر احکام احرام میں مذاہب۔ (۳) بکری کے گلے میں ہار ڈالنے میں مذاہب وغیرہ۔[42]

مسائل جدیدہ کو مفصّل اور تحقیقی انداز سے ذکر کیا ہے۔ جیسے جلد4 صفحہ 696 پر بیع قبل القبض اور اسٹاک ایکسچینج کا معاملہ، شیئرز کی خرید و فروخت۔ جلد9 صفحہ 664، جلد10 صفحہ 656 اور جلد15 صفحہ 483 پر اعضاء کی پیوند کاری کے مسائل بالتفصیل ذکر کئے ہیں۔[43]

مستشرقین کے اسلام پر اعتراضات اور ان کے شافی جوابات بالخصوص مسئلہ تعدد ازواج النبی ﷺ پر سیر حاصل کلام کیا ہے۔ جیسے جلد3 صفحہ 243 پر مستشرقین کے اعتراضات اور الزامات کا رد کیا ہے۔[44]

خلاصہ کلام:

شروحاتِ بخاری "(۱) فتح الباری فی شرح صحیح البخاری للحافظ ابن حجر العسقلانی، (۲) عمدۃ القاری فی شرح صحیح البخاری للامام بدالدین العینی اور (۳) نعمۃ الباری / نعم الباری فی شرح صحیح البخاری" کے تقابلی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شرح اپنے اپنے مقام پر مفید ہے۔ پہلی تینوں عربی شروحات میں حافظ ابنِ حجر عسقلانی اور علامہ عینی کی شروحات زیادہ مفید ہیں اگر ان کا آپسی تقابل کیا جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ فتح الباری فن حدیث میں اور حدیثی نکات میں کمال رکھتی ہے جبکہ عمدۃ القاری کو مباحث علمیہ، نکات لغویہ، ترجیحات حدیثیہ اور علم معانی، بیان، بدیع، صرف، اعراب اور حکام فقہ کے اعتبار سے فضیلت حاصل ہے، نیز علامہ عینی نے اس کتاب میں حافظ ابن حجر عسقلانی پر اس انداز سے رد بلیغ کیا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی سوائے چند ایک اعتراضات کے کسی کا جواب تادم آخر نہ دے سکے جبکہ بخاری کی بقیہ شروح ان شروحات سے محروم رہی ہیں۔ ان سب پر کمال یہ کہ تمام چیزیں علیحدہ علیحدہ عناوین کے تحت لاتے ہیں۔

دور حاضر میں علامہ غلام رسول سعیدی کی شرح "نعمۃ الباری / نعم الباری فی شرح صحیح البخاری" سب سے زیادہ مفید ہے۔ آپ کا اسلوب زبردست ہے اور بہت سے فوائد پر مشتمل ہے بلکہ آپ نے علامہ عینی اور عسقلانی کی شروحات کا اختلاف ذکر کرکے ان کے مابین محاکمہ بھی کیا ہے اور ان کی کتب کے حوالہ جات کی تخریج بھی فرمائی ہے۔

حوالہ جات

([1])تقدیم الناشر، صحیح البخاری، جلد1، صفحہ24، مطبوعہ مکتبۃ البشریٰ کراچی، سن طبع2016۔

([2])ترجمۃ الامام بدر الدین العینی، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ5، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، طبع اوّل۔

([3])حاجی خلیفہ، مصطفیٰ بن عبد اللہ، کشف الظنون فی اسامی الکتب والفنون، جلد1، صفحہ635، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، سن طبع1941۔

([4])عسقلانی، حافظ ابن حجر، فتح الباری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ47، مطبوعہ مکتبۃ الملک فہد الوطنیہ ریاض، طبع اوّل۔

([5])عسقلانی، حافظ ابن حجر، فتح الباری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ11، مطبوعہ مکتبۃ الملک فہد الوطنیہ ریاض، طبع اوّل۔

([6])عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ186، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، طبع اوّل۔

([7])سعیدی، علامہ غلام رسول، نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ196، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، طبع سادس۔

([8])عسقلانی، حافظ ابن حجر، فتح الباری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ73، مطبوعہ مکتبۃ الملک فہد الوطنیہ ریاض، طبع اوّل۔

([9])عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ187، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، طبع اوّل۔

([10])سعیدی، علامہ غلام رسول، نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ688، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، طبع سادس۔

([11])عسقلانی، حافظ ابن حجر، فتح الباری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ58، مطبوعہ مکتبۃ الملک فہد الوطنیہ ریاض، طبع اوّل۔

([12])عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ186، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، طبع اوّل۔

([13])عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ184، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، طبع اوّل۔

([14])عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ184، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، طبع اوّل۔

([15])سعیدی، علامہ غلام رسول، نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ339، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، طبع سادس۔

([16])سعیدی، علامہ غلام رسول، نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ115,116,339، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، طبع سادس۔

([17])عسقلانی، حافظ ابن حجر، فتح الباری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ58، مطبوعہ مکتبۃ الملک فہد الوطنیہ ریاض، طبع اوّل۔

([18])عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ183، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، طبع اوّل۔

([19])البقرۃ:61۔

([20])طٰہٰ:7۔

([21])النجم:32۔

([22])الروم:27۔

([23])عینی، بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ188، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، طبع اوّل۔

([24])عسقلانی، حافظ ابن حجر، فتح الباری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ234، مطبوعہ مکتبۃ الملک فہد الوطنیہ ریاض، طبع اوّل۔

([25])عینی، بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ30، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، طبع اوّل۔

([26])سعیدی، علامہ غلام رسول، نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری، جلد4، صفحہ151,710,758، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، طبع سادس۔

([27])عینی، بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ189، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، طبع اوّل۔

([28])سعیدی، علامہ غلام رسول، نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ490، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، طبع سادس۔

([29])آل عمران:153۔

([30])عینی، بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ16، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، طبع اوّل۔

([31])النساء:163

([32])سعیدی، علامہ غلام رسول، نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ117، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، طبع سادس۔

([33])عینی، بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ187، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، طبع اوّل۔

([34])سعیدی، علامہ غلام رسول، نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ192، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، طبع سادس۔

([35])سعیدی، علامہ غلام رسول، نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ619، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، طبع سادس۔

([36])عینی، بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ27، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، طبع اوّل۔

([37])عینی، بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ188، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، طبع اوّل۔

([38])عینی، بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ16، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، طبع اوّل۔

([39])عینی، بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ14، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، طبع اوّل۔

([40])سعیدی، علامہ غلام رسول، نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ196، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، طبع سادس۔

([41])سعیدی، علامہ غلام رسول، نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ142، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، طبع سادس۔

([42])سعیدی، علامہ غلام رسول، نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری، جلد4، صفحہ150، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، طبع سادس۔

([43])سعیدی، علامہ غلام رسول، نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری، جلد4، صفحہ696، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، طبع سادس۔

سعیدی، علامہ غلام رسول، نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری، جلد9، صفحہ664، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، طبع سادس۔

سعیدی، علامہ غلام رسول، نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری، جلد10، صفحہ656، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، طبع سادس۔

سعیدی، علامہ غلام رسول، نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری، جلد 15، صفحہ 483، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، طبع سادس۔

([44])سعیدی، علامہ غلام رسول، نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری، جلد 3، صفحہ 243، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، طبع سادس۔